(إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ)

"آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں" (البقرۃ:164)

جب قرآن کریم کی گزشتہ آیت (وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ) اُتری تو اس کا انکار کرتے ہوئے مشرکین کہنے لگے کہ اتنے سارے خداؤں کے بجائے صرف ایک معبود کی عبادت کریں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مذکورۃ الصدر آیتِ مبارکہ نازل فرما کر انہیں دعوت دی کہ وہ توحید باری تعالیٰ کی حقیقت جاننے کے لیے مخلوقاتِ الٰہیہ میں غور وفکر کریں، اگر وہ حق جاننے اور ماننے کے لیے تیار ہیں تو کائنات کے اندر غور وفکر سے ان کو حقیقت سمجھ آجائے گی، اسی سے وہ اللہ الواحد الاحد کی ذات پر ایمان کی دولت پاسکتے ہیں، جو کائنات کا خالق ہے اور کائنات کے تمام اجزا وارکان کو آپس میں ایک نہایت ہی دقیق ومستحکم نظام کے ذریعے جوڑا ہے، ایسا نظام جس سے خالق کی وحدانیت اور عظمت پر دلالت حاصل ہوتی ہے۔

1 یہ کائناتِ ارضی وسماوی اور آسمان کی وسیع فضاؤں میں اپنے اپنے مداروں میں تیرنے والے نجوم وکواکب (سیارے اور ستارے) جو باریک اور عجیب وغریب نظام میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں کہ کوئی ایک بھی اپنے مدار سے ہٹتا ہے نہ ہی ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔

2 شب وروز اور ان کی لگاتار آمد ورفت، ان کے اوقات اور احوال کا مختلف ہونا، دن کا اُجالا اور رات کی تاریکی، انسانوں کا ان سے اپنے آرام اور معیشت کے فوائد اُٹھانا۔

3 سمندر کی پُشت پر چلنے والے دیو ہیکل جہاز، جنہیں پانی اُٹھائے ہوئے ہوتا ہے، جبکہ ہوائیں انہیں حرکت دے کر ہانکتی ہیں، ان جہازوں کے ارد گرد سمندر کی لہروں میں زبردست تلاطم اور ہلچل مچا ہوا ہوتا ہے، اس کے باوجود یہ کشتیاں ان بھاری بھرکم لہروں اور سمندری طغیانیوں کا مقابلہ کرتے آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں، انسان ان سے نقل وحمل اور تجارت کے بھرپور فوائد حاصل کرتے ہیں۔

4 اس کے علاوہ زمین پر آسمان سے برسنے والا مینہ، جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جہاں اور جب چاہے برساتا ہے، بارش کے پانی سے مردہ پڑی زمین کو نئی زندگی ملتی ہے، پھر وہ زمین سبزہ زار بن جاتی ہے۔

5 زمین میں پھیلے ہوئے جانور بھی ان آیاتِ توحید میں سے ہیں، ان میں توالد وتناسل کا سلسلہ جاری رہتا ہے، یہ جانور زمین سے اُگنے والی گھاس پھوس کھا کر اور پانی پی کر زندگیاں گزارتے ہیں۔

6 پھر اللہ کے حکم سے چلنے والی ہوائیں، آسمان اور زمین کے درمیان قدرت الٰہی کے تحت مصروفِ کار بادل اور گھٹائیں جنہیں اللہ سبحانہ جہاں چاہے بھیجتا ہے۔ بادل ہواؤں کے دوش پر سوار ہو کر کبھی اِدھر کبھی اُدھر برسنے کے لیے آسمانی فضاؤں کی جولانگاہوں میں محوِ سفر ہوتے ہیں۔

ان سب کے پیچھے نظم وضبط کا ایسا زبردست اور دقیق نظام کارفرما ہے جس سے یہ مخلوقات بال برابر بھی انحراف نہیں کرسکتے۔ نہ تو آسمان زمین پر ٹوٹ کر گرے، نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، نہ ہی بارش، ہوائیں یا بادل امر الٰہی کی مخالفت کرسکتے ہیں، نہ زمین پر چلنے پھرنے والے جانور جس فطرت اور طبیعت پر پیدا کیے گئے، اُس کی مخالفت کرسکتے ہیں۔

کوئی لاقانونیت کوئی انتشار نہیں، کوئی بھی اپنی متعین راہ سے نہیں ہٹ رہا۔ سبزہ پانی سے ہی اُگتا ہے، سمندر اپنے مقام پر منزل کی جانب رواں دواں ہیں، ہوائیں اپنے اوقات پر چلتی رہتی ہیں۔

آسمان اور زمین اور ان کے درمیان پائے جانے والی مخلوقات میں سے ہر ایک اُسی کام میں لگا ہوا ہے جس کے لیے اُسے پیدا کیا گیا۔ (مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ) "جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (تو اسے دیکھنے والے) تم اللہ رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں پاؤ گے، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے یا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے؟" (الملک:3)

زمین و آسماں اور ان کے درمیان موجود مخلوقات میں اس قدر دقیق اور عجیب و غریب نظامِ قدرت میں اصحابِ عقل و خرد کے لیے نشانیاں ہیں۔ پس جو کائنات اور نظامِ کائنات میں غور و تدبر کرے گا، اُس پر ان کے خالق کی واحدنیت کھل جائے گی؛ کائنات کے اندر نظم وضبط اور مضبوط و مستحکم نظام کے ذریعے کائناتی اجزا کے باہمی تعلقات اس بات پر شاہد عدل ہیں کہ ان کا ضرور کوئی خالق ہے جو ایک ہے اور وُہی رب العالمین ہے **(وَإِلَـهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ)** "تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اُس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو سب پر مہربان بہت مہربان ہے" (البقرة: 163)

بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مخلوقات میں تفکر و تدبر کا قطعی و یقینی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا کوئی بڑا خالق ہے جو اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے، اُس کے سوا کوئی معبود کوئی الہ نہیں۔

بلاشبہ اس حکیم وخبیر اللہ نے اپنی بڑائی، وحدانیت اور رحیمیت پر اپنی مخلوقات میں واضح نشانیاں پیدا کی ہیں، عقل مند وہ ہے جو ان میں غور و فکر کرے، ان پر نظر دوڑائے نہیں، بلکہ کچھ دیر کے لیے رُک کر، ٹھہر کر دیکھنے والے کی طرح دیکھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو ارشاد فرمایا: **«ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها»** "اُس کے لیے ہلاکت ہے جو اس آیت کو پڑھے اور اس میں غور و فکر نہ کرے"۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مردویہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا۔ الدر المنثور 2/ 111)